



میں آج رسول اللہ ﷺ کے دربان کی ذمہ داری سر انجام دوں گا۔
 کچھ دیر کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے دروازے
 کو دھکیلا، تو میں نے پوچھا کہ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے
 جواب دیا کہ ابوبکر! میں نے کہا: ذرا ٹھہریں! میں رسول اللہ
 کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ابوبکر دروازے پر
 موجود ہیں اور اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا
 کہ انہیں اجازت دو اور جنت کی بشارت بھی۔

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے گھر میں وضو کیا اور جب باہر آئے، تو ارادہ کیا کہ آج دن بھر رسول اللہ ﷺ کا ساتھ نہ چھوڑوں گا اور آپ ﷺ کے ساتھ رہوں گا چنانچہ وہ مسجد میں آئے اور نبی ﷺ کے بارے میں پوچھا، تو لوگوں نے بتایا کہ آپ ﷺ اس طرف تشریف لے گئے ہیں ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں: میں آپ کے متعلق پوچھتا ہوا آپ کے پیچھے پیچھے چل پڑا، حتیٰ کہ (میں نے دیکھا کہ) آپ بئر اریس میں داخل ہو گئے ہیں۔ میں دروازے پر بیٹھ گیا جب آپ قضا حاجت کر چکے اور آپ نے وضو بھی کر لیا، تو میں آپ کی طرف گیا میں نے دیکھا کہ آپ بئر اریس کی منڈیر پر بیٹھے ہوئے ہیں، اپنی پنڈلیاں کھول رکھی ہیں اور انہیں کنویں میں لٹکایا ہوا ہے میں نے آپ کو سلام کیا اور پھر واپس آ کر باغ کے دروازے پر بیٹھ گیا میں نے سوچا کہ آج رسول اللہ ﷺ کے دربان کی ذمہ داری سر انجام دوں گا کچھ دیر کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے دروازے کو دھکیلا تو میں نے پوچھا کہ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکر! میں نے کہا: ذرا ٹھہریں! میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ابوبکر دروازے پر موجود ہیں اور اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ انہیں اجازت دو اور جنت کی بشارت بھی۔ میں نے آ کر ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اندر تشریف لے جائیں اور رسول اللہ ﷺ نے آپ کو جنت کی بشارت دی ابو بکر رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے اور اسی کنویں کی منڈیر پر نبی ﷺ کی دائیں طرف بیٹھ گئے اور اپنے دونوں پاؤں وپسے ہی کنویں میں لٹکالیے، جس طرح رسول اللہ ﷺ لٹکائے ہوئے تھے اور اپنی پنڈلیوں کو بھی کھول لیا میں واپس آ کر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا میں آتے وقت اپنے بھائی کو وضو کرتا ہوا چھوڑ آیا تھا جو میرے پیچھے ہی آ رہا تھا میں نے اپنے دل میں کہا کہ کاش اللہ فلاں (یعنی ان کے بھائی) کے ساتھ خیر کا ارادہ کر لے اور اسے یہاں تک لے آئے اتنے میں کسی صاحب نے دروازے پر دستک دی میں نے پوچھا کون ہیں؟ جواب ملا کہ عمر بن خطاب میں نے کہا کہ تھوڑی دیر کے لیے ٹھہر جائیں میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کے بعد عرض کیا کہ عمر بن خطاب دروازے پر کھڑے ہیں اور اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ انہیں اجازت دو اور جنت کی بشارت بھی پانچ دوں میں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اجازت دی ہے اور ساتھ ہی آپ نے آپ کو جنت کی بشارت بھی دی چنانچہ وہ اندر آئے اور آپ کے ساتھ اسی منڈیر پر بائیں طرف بیٹھ گئے اور اپنے پاؤں کنویں میں لٹکالیے میں پھر دروازے پر آ بیٹھا اور دل میں سوچا کہ کاش اللہ فلاں (یعنی ان کے بھائی) کے ساتھ خیر کا ارادہ کر لے تو اسے یہاں لے آئے اتنے میں ایک اور صاحب آئے اور دروازے پر دستک دی میں نے پوچھا کون ہیں؟ بولے کہ عثمان بن عفان میں نے کہا: تھوڑی دیر کے لیے رک جائیں میں آپ کے پاس آیا اور آپ کو اطلاع دی آپ نے فرمایا کہ انہیں اجازت دو اور انہیں جنت کی بشارت کے ساتھ ساتھ اس آزمائش کے بارے میں بھی بتا دو، جو ان پر آئے گی میں دروازے پر آیا اور میں نے ان سے کہا

کہ اندر تشریف لے جائیں اور رسول اللہ ﷺ آپ کو جنت کی بشارت دی اور ساتھ ہی ایک آزمائش کے بارے میں بھی بتایا، جو آپ پر آئے گی، جب داخل ہوئے، تو دیکھا منڈیر پر جگہ نہیں ہے، اس لیے وہ دوسری جانب ان کے سامنے بیٹھ گئے سعید بن مسیب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے اس سے ان کی قبروں کی تاویل لی (کہ وہ اسی طرح نہیں گئی) ایک اور روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ: "اور رسول اللہ ﷺ مجھے دروازے کی نگہبانی پر مامور فرمایا" اسی روایت میں یہ بھی ہے کہ: "جب انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو بشارت دی، تو انہوں نے اللہ کی حمد بیان کی اور کہا: اللہ ہی وہ ذات ہے، جس سے مدد مانگی جا سکتی ہے"

[صحیح] [اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے - متفق علیہ]

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اس بات کا بیان ہے کہ ایک دن انہوں نے گھر میں وضو کیا اور نبی ﷺ کی تلاش میں نکل پڑے انہوں نے دل میں سوچا کہ میں آج رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہوں گا یعنی آپ ﷺ جہاں بھی آئیں جائیں گے، میں آپ کے ساتھ ہی رہوں گا چنانچہ وہ نبی ﷺ کی تلاش میں نکلے اور مسجد آ پہنچے، کیونکہ آپ ﷺ یا تو مسجد میں ہوتے یا اپنے گھر میں اہل خانہ کا کام کاج کر رہے ہوتے یا پھر اپنے صحابہ کے کاموں میں مصروف ہوتے جب مسجد میں انہیں آپ ﷺ نہ ملا، تو انہوں نے آپ کے بارے میں دریافت کیا لوگوں نے "اریس" کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ آپ ﷺ اس جانب تشریف لے گئے ہیں یہ قبا کے گرد ونواح میں واقع ایک کنواں ہے چنانچہ ابو موسیٰ آپ کے پیچھے پیچھے کنویں تک پہنچ گئے انہیں وہاں نبی ﷺ مل گئے اور وہ اس باغ کے دروازے پر بیٹھ گئے، جس میں کنواں واقع تھا رضی اللہ عنہ نبی ﷺ نے قضاہ حاجت کے بعد وضو فرمایا اور پھر کنویں کی منڈیر یعنی کنویں کے کنارے کے درمیان میں بیٹھ گئے اور پنڈلیوں کو کھول کر اپنے پاؤں اس میں لٹکالیں ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کنویں کے دروازے پر رسول اللہ ﷺ کے پیرے دار کے طور پر موجود تھے ایسے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت چاہی، لیکن ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے انہیں تب تک اجازت نہیں دی، جب تک انہوں نے نبی ﷺ کو نہ بتا دیا کہ ابوبکر اجازت طلب کر رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: "انہیں آنے کی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی" چنانچہ انہوں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اجازت دے دی اور ساتھ ہی انہیں بتایا کہ آپ کو رسول اللہ ﷺ جنت کی بشارت دے رہے ہیں یہ ایک بہت بڑی خوشخبری تھی ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے انہیں بشارت بھی دی اور اندر آنے کی اجازت بھی، تا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہو جائیں ابو بکر رضی اللہ عنہ اندر تشریف لائے اور دیکھا کہ نبی ﷺ منڈیر کے درمیان میں تشریف فرما ہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کے دائیں طرف بیٹھ گئے اور انہوں نے ویسا ہی کیا، جیسا آپ ﷺ نے کر رکھا تھا کہ اپنے پاؤں کنویں میں لٹکا لیے اور اپنی پنڈلیاں کھول لیں؛ کیونکہ انہیں یہ گوارا نہ تھا کہ بیٹھنے کی اس بیٹھ میں وہ نبی ﷺ کی مخالفت کریں ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ جب (آپ کے تلاش میں) نکلے تھے، تو ان کا بھائی وضو کر رہا تھا اور اسے ان کے پیچھے ہی آنا تھا انہوں نے سوچا کہ اگر اللہ ان کے بھائی کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتے ہوئے اسے بھی یہاں تک لے آئے، تو بہت اچھا ہوگا تاکہ آئے پر وہ بھی اجازت طلب کرے اور اسے بھی جنت کی بشارت مل جائے لیکن (ان کی بجائے) کسی اور شخص نے اجازت چاہی ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور بتایا کہ عمر رضی اللہ عنہ آئے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: "انہیں اجازت دے دو اور ساتھ ہی انہیں جنت کی بشارت بھی سنا دو" چنانچہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے انہیں داخلے کی اجازت دے دی اور انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ آپ کو جنت کی بشارت دے رہے ہیں عمر رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے اور دیکھا کہ نبی ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ منڈیر پر بیٹھے ہیں وہ رسول اللہ ﷺ کے بائیں جانب بیٹھ گئے کنواں تنگ تھا اور اتنا کھلا نہیں تھا یہ تینوں ایک طرف تشریف فرما تھے اس کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت چاہی، تو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ویسا ہی کیا، جیسا پہلے اجازت مانگنے والے پر کیا تھا نبی ﷺ نے فرمایا: "انہیں اجازت دے دو، انہیں جنت کی بشارت کے ساتھ ساتھ ایک آزمائش کے بارے میں بھی بتا دو، جو ان پر آنے والی ہے" چنانچہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے انہیں اجازت دے دی اور بتایا کہ رسول اللہ ﷺ آپ کو جنت کی بشارت دے رہے ہیں اور ایک آزمائش کے بارے میں بھی بتا رہے ہیں، جو آپ پر آنے والی ہے عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے نعمت اور آزمائش دونوں اکٹھی تھیں اس پر عثمان رضی اللہ عنہ کہنے لگے: "الحمد للہ، اس آزمائش پر اللہ ہی سے مدد طلب کی جا سکتی ہے اور اس بشارت پر میں اللہ کی حمد و ثنا بیان کرتا ہوں" جب اندر داخل ہوئے، تو دیکھا کہ منڈیر بھری ہوئی ہے، کیونکہ وہ زیادہ کشادہ نہیں تھی چنانچہ وہ ان کے سامنے دوسری طرف چلے گئے اور اس پر بیٹھ کر اپنے پاؤں لٹکا لیے اور پنڈلیوں کو کھول لیا سعید بن مسیب رحمہ اللہ جو جلیل القدر تابعین میں سے ہیں، اس سے یہ تاویل لیتے ہیں کہ ان کی قبریں اس طرح سے ہوں گی؛ کیونکہ ان تینوں کی قبریں ایک ہی جگہ پر تھیں نبی ﷺ، ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما سب ایک حجرے میں تھے اور سب ایک ہی جگہ دفن ہوئے دنیا میں یہ لوگ (جہاں

بھی آتے جاتے) اکٹھے آتے جاتے نبی ﷺ کو کرتے تھے: ”میں، ابو بکر اور عمرؓ میں، ابو بکر اور عمرؓ آئے“ یہ دونوں آپ ﷺ کے ساتھی اور وزیر تھے اور روزِ قیامت اپنی قبروں سے بھی یہ اکٹھے ہی اٹھیں گے چنانچہ یہ دنیا اور آخرت میں ایک ساتھ رہیں گے عثمان رضی اللہ عنہ ان کے سامنے بیٹھ گئے نبی ﷺ انہیں جنت کی بشارت کے ساتھ ساتھ انہیں پیش آنے والی ایک آزمائش کے بارے میں بھی آگاہ کیا یہ آزمائش وہی تھی، جس میں لوگ آپ رضی اللہ عنہ کے بارے میں اختلاف کے شکار ہو کر آپ رضی اللہ عنہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور آپ کے گھر میں آپ کو شہید کر دیا لوگ مدینہ میں واقع ان کے گھر میں گھس آئے قرآن کریم عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے تھا اور وہ اس کی تلاوت کر رہے تھے اسی حالت میں ان لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا

<https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/3073>



النجاة الخيرية
ALNAJAT CHARITY

